جلد ۶/۴۰ * ۸ اخاء ۱۳۳۱ ہش * ۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء * نمبر ۲۳۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار اور نزلہ کے باعث تاحال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں

لاہور ۷ اکتوبر۔ نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے بخار بھی نارمل ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حجاب محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی

تیل کے تصفیہ کیلئے ڈاکٹر مصدق کیطرف سے ایک اور برطانوی وفد کو ایران آنے کی دعوت

برطانیہ اور امریکہ کی تازہ یادداشتوں کے متعلق ڈاکٹر مصدق کی شہنشاہ ایران سے ۳ گھنٹے ملاقات

تہران ۷ اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے باخبر ایرانی حلقوں کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ تیل کے تصفیہ کے لئے ڈاکٹر مصدق نے ایک اور برطانوی وفد کو ایران آنے کی دعوت دی ہے۔ اس قضیہ کے سلسلہ میں برطانیہ اور ایران نے جو تازہ یادداشتیں بھیجی ہیں۔ ان کے بارے میں آج ڈاکٹر مصدق نے شہنشاہ ایران سے ایک طویل ملاقات کی۔ جو تین گھنٹے تک جاری رہی۔ کہا جاتا ہے کہ اس ملاقات میں انہوں نے ایران کا وہ مراسلہ بھی شہنشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ جو برطانیہ اور امریکہ کی تازہ یادداشتوں کے جواب میں تیار کیا گیا ہے۔ یہ مراسلہ آج یا کل برطانیہ اور امریکہ کے سفیروں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے اپنی تازہ داشتوں میں اپنی سابقہ پیشکش ہی کی وضاحت کی ہے۔ ڈاکٹر مصدق اس بات پر ابھی تک مصر ہیں کہ سابق کمپنی کی طرف جو کثیر رقم واجب الادا ہے وہ اس کی فوری طور پر ادائیگی کرے البتہ وہ تاوان وغیرہ کے متعلق کمپنی کے دعوؤں کی چھان بین کے لئے بھی تیار ہیں۔ اپنے نئے مراسلے میں انہوں نے برطانیہ اور امریکہ کے اس اعتراف کو سراہا ہے کہ ایران جس ملک کے ہاتھ چاہے اپنا تیل فروخت کر سکتا ہے۔

اُدھر موسم گرما کے طویل وقفہ کے بعد ایرانی مجلس کا جو اجلاس ہونے والا تھا۔ وہ آج کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے نہ ہو سکا۔ مجلس کا آئندہ اجلاس اب اتوار کو منعقد ہوگا۔

الحاج خواجہ ناظم الدین ڈھاکہ پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر پُر جوش خیر مقدم

پاکستان مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر بھی غور کیا جائے گا

ڈھاکہ ۷ اکتوبر۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین پاکستان مسلم لیگ کونسل کی صدارت کرنے کے لئے آج جب طیارہ پر کراچی سے ڈھاکہ پہنچے تو وہاں آپ کا پر جوش استقبال کیا گیا آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے ہزاروں آدمی ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ ان میں صوبائی گورنر مسٹر عبدالرحمن صدیقی صوبائی مسلم لیگ کے صدر مسٹر نور الامین صوبائی وزراء اور صوبائی مسلم لیگ کی مجلس استقبالیہ کے اراکین بھی شامل تھے۔ خواجہ ناظم الدین جب اپنے خاص ہوائی جہاز سے اترے تو مسٹر نور الامین نے آگے بڑھ کر انہیں ہار پہنائے۔ مغربی پاکستان کے جو دوسرے لیڈر آپ کے ہمراہ تھے مجلس استقبالیہ کی طرف سے ان کے گلے میں بھی ہار ڈالے گئے ان لیڈروں کے نام یہ ہیں سردار عبدالرب نشتر، سردار بہادر خان مشتاق احمد گورمانی ڈاکٹر محمود حسین خان عبدالقیوم خان اور بہاولپور مسلم لیگ کے صدر مخدوم الملک غلام میراں شاہ۔

ڈھاکہ پہنچنے کے بعد ایک بیان میں آپ نے بتایا کہ حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو یہ سفارش کرے گی کہ پاکستان کے دونوں حصوں میں میل جول بڑھانے کے لئے ۵۰ لاکھ روپے کی جو رقم منظور کی گئی ہے اس کے صحیح مصرف کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جائیں۔ مسٹر تمیز الدین خان اس کمیٹی کے صدر ہیں اور سردار عبدالرب نشتر اور ڈاکٹر محمود حسین اس کے ممبران میں شامل ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان پاسپورٹ اور ویزا سسٹم جاری ہونے میں کچھ دیر ہو جائے گی۔ صبح کراچی سے روانہ ہونے سے قبل آپ نے ہندوستانی اخباروں کی اس خبر کو بالکل غلط قرار دیا کہ پاسپورٹ سسٹم کا نفاذ آئندہ سال تک ملتوی کر دیا جائیگا آپ نے مزید بتایا کہ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر بھی غور کیا جائیگا۔ اس ضمن میں آپ نے کہا پاکستان مسٹر نہرو کے اس مطالبہ کو ہرگز تسلیم نہیں کرےگا۔ کہ ریاست میں کوئی پاکستانی سپاہی نہیں رہ سکتا۔ آپ نے فرمایا اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن کی قراردادوں میں جو بین الاقوامی معاہدہ طے پا چکا ہے اسکی رو سے پاکستان کو کشمیر میں فوجیں رکھنے کا حق حاصل ہے۔

۱۶ اکتوبر کو سرکاری دفاتر میں نصف تعطیل کا اعلان

کراچی ۷ اکتوبر۔ مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ قائد ملت خان لیاقت علیخاں کی پہلی برسی کے دن ۱۶ اکتوبر کو تمام دفاتر ۲ بجے بعد دوپہر بند کر دیئے جائیں تاکہ سرکاری ملازم اس جلسہ عام میں شریک ہو سکیں۔ جو قائد ملت کی یاد میں اس روز الحاج خواجہ ناظم الدین کی زیر صدارت منعقد ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکز کی طرف سے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کریں۔

مسلم لیگ میں اچھوت اقوام کو شامل ہونیکی اجازت دی جائے

شیڈیول کاسٹس فیڈریشن کے ناظم پی۔ ایل لدھیانہ کا مطالبہ

کراچی ۷ اکتوبر۔ مغربی پاکستان شیڈیول کاسٹس فیڈریشن کے ناظم پی۔ ایل لدھیانہ نے مسلم لیگ ہائی کمان پر زور دیا ہے کہ وہ اچھوتوں کو مسلم لیگ میں شامل ہونے کی اجازت دے دے معلوم ہوا ہے انہوں نے پاکستان مسلم لیگ کے صدر خواجہ ناظم الدین اور پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کے نام خطوط ارسال کئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس ڈھاکہ میں ہو رہا ہے۔ اس میں مسلم لیگ کے دستور میں مناسب ترمیم کر کے لیگ کے دروازے اچھوتوں کے لئے بھی کھول دیئے جائیں تاکہ قوم کی اس سب سے بڑی سیاسی تنظیم میں ان کو بھی نمائندگی مل سکے۔

آزادانہ رائے دہی کی تربیت

حیدر آباد (سندھ) ۷ اکتوبر گورنر سندھ عنقریب صوبے بھر میں آزادانہ رائے دہی کے متعلق ایک مہم شروع کرنے والے ہیں۔ اس کے تحت لوگوں پر آزادانہ رائے دینے کی اہمیت واضح کی جائیگی۔ نیز انہیں ووٹ ڈالنے کا طریقہ بھی سمجھا دیا جائیگا

پنجاب میں گیہوں کا بیج تقسیم کرنیکے انتظامات

لاہور ۷ اکتوبر۔ محکمہ زراعت پنجاب نے صوبے کے دیہاتی علاقوں میں گیہوں کا بیج تقسیم کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کام کے لئے محکمے کی طرف سے ۵۹۳ ایجنسیوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ یہ ایجنسیاں کاشتکاروں کو بونے کے لئے بیج گیارہ روپے چار آنے فی من کی شرح سے دے رہی ہیں۔ بہتر قسم کے بیج کی ۱۲۵۰۰۰ من کی پہلی قسط اس وقت تقسیم ہو رہی ہے۔ مزید اقساط بھی تقسیم کے لئے تیار ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

اگر تم دوسروں پر قرآن کریم کی حکومت کو قائم کرنا چاہتے ہو تو اپنے پر بھی اس کی حکومت قائم کرو

جب بھی کوئی قدم اصلاح کیلئے اٹھاؤ تو یہ دیکھ لیا کرو کہ آیا وہ قرآن کریم کے مطابق ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۵ ستمبر ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس۔ سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ عرصہ سے

میری طبیعت

خراب چلی آرہی ہے۔ اس لئے میں روزانہ نمازوں میں نہیں آسکتا الا ما شاء اللہ بعض نمازوں میں آجاتا ہوں۔ پھر اس بیماری کی وجہ سے ذہن پر بھی اثر ہے۔ میں کئی دفعہ اس تکلیف میں لوگوں کے نام بھول جاتا ہوں۔ اور بسا اوقات دوسرے سے پوچھنا پڑتا ہے کہ فلاں کا کیا نام تھا۔

ربوہ سے کسی نے میرے پاس

ایک شکایت

کی ہے۔ اس کے متعلق آج میرا کچھ بیان کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن جو اصل بات تھی وہ تو بھول گئی ہے۔ اور ایک ضمنی بات یاد رہ گئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ چونکہ میری طبیعت خراب ہوگئی ہے۔ اس لئے اگر وہ بات یاد بھی رہ جاتی۔ تو میں اتنا لمبا بول نہیں سکتا تھا۔ اب جو بات یاد رہ گئی ہے اس کے متعلق کچھ بیان کرونگا۔

شکایت کرنے والے نے جو چٹھی میرے نام بھیجی ہے۔ اس کے نیچے اس نے اپنا نام نہیں لکھا بلکہ اسے چھپانے کی کوشش کی ہے چنانچہ اس نے چٹھی کے نیچے لکھا ہے "حمزادی"۔ میرے علم میں ہندوستان یا کسی اور ملک میں حمزادی کوئی نام نہیں اسی طرح اگر اسے کسی جگہ کی طرف بھی منسوب کیا جائے تو میرے علم میں کسی ملک شہر یا جگہ کا نام بھی ایسا نہیں جس کی طرف منسوب کرکے یہ نام بن سکے۔ میں جس نتیجہ پر پہونچا ہوں وہ یہی ہے کہ لکھنے والے نے اپنا نام چھپایا ہے۔

پس سب سے پہلی یہی مشکل ہے جو اس نے میرے سامنے پیش کردی ہے۔ مجھے کم اس نے جو اپنا نام لکھا ہے۔ اس سے میں نے یہی اثر قبول کیا ہے کہ اس نے

اپنا نام چھپایا ہے

پس میرے لئے یہ امر مشکل ہوگیا ہے۔ کہ میں اس شکایت کی تحقیقات کرسکوں اور مشکل یہی ایسا کہ میرے لئے کوئی چارہ نہیں۔ کہ یا تو میں اسکی بات کو رد کردوں۔ یا قرآن کریم کو رد کردوں۔ اب سیدھی بات ہے کہ میں قرآن کریم کی بات کو رد نہیں کرسکتا۔ میں اسی کی بات ہی کو رد کرونگا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تمہارے پاس کوئی شکایت پہونچتی ہے۔ تو پہلے اس کی تحقیق کرو اور تحقیق کرنے سے پہلے یہ بات دیکھنی پڑتی ہے کہ شکایت کرنے والا کیسا ہے وہ مومن ہے یا فاسق اور اگر تمہیں معلوم ہوجائے کہ شکایت کرنے والے کا کیرکٹر مشتبہ ہے۔ تو پھر تم اپنے طور پر اس خبر کی تحقیقات کرو۔ اور تحقیقات کے بعد معلوم کرو کہ آیا جو کچھ وہ کہتا ہے وہ سچ ہے یا نہیں

یہ قرآنی تعلیم ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اذا جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا اگر تمہارے پاس کوئی فاسق شکایت لے کر آتا ہے۔ اور وہ تمہارے سامنے کسی کے متعلق کوئی بری بات کہتا ہے۔ تو تم اس کی تحقیقات کرو۔ پھر کوئی اور کارروائی کرو۔ اب اس شخص نے جو بات بتائی ہے بظاہر نظر آتا ہے کہ وہ خود مجرم ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ کم سے کم اگر کوئی فاسق تمہارے پاس شکایت لے کر آتا ہے۔ تو پہلے اس کی تحقیق کرلو۔ تو اب اگر لکھنے والے نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ تو ہمیں یہ پتہ کیسے لگیگا۔ کہ وہ فاسق ہے یا مومن اس آیت میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ تم دیکھ لو۔ کہ آیا شکایت کرنے والا جوشیلا اور لڑاکا تو نہیں۔ آیا وہ معمولی سی بات کو بڑا تو نہیں بنالیتا وہ بات بات پر جوش میں تو نہیں آجاتا؟

فاسق کے معنے

صرف بدکار کے ہی نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عربی میں بدکار کو بھی فاسق کہہ لیتے ہیں۔ لیکن لغت کے لحاظ سے فاسق اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو تیز طبیعت ہو۔ بات بات پر لڑ پڑتا ہو فاسق عربی کا لفظ ہے اردو کا نہیں اور عربی میں اس کے مفہوم میں چھوٹی چھوٹی باتیں بھی آجاتی ہیں فسق کبھی بدکاری کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ اور کبھی اس کے معنے عدم اطاعت کے بھی ہوتے ہیں۔ یہ لفظ

وسیع المعانی

ہے۔ جس طرح مکر کا لفظ قرآن کریم میں کافروں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح فاسق کا لفظ بھی کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ فاسق کے معنے صرف بدکار کے ہی نہیں۔ فاسق کے معنے

تیز مزاج

کے بھی ہیں۔ فاسق کے معنے لڑاکے اور تعاون نہ کرنے والے کے بھی ہیں۔ فاسق کے معنے اس شخص کے بھی ہیں جو لوگوں کے

چھوٹے چھوٹے قصوروں کو

لے کر بڑھا کر پیش کرتا ہے۔ اور انہیں کمال تک لے جاتا ہے۔ اس کے نزدیک یہ باتیں معمولی نہیں ہوتیں بلکہ ان کا کرنے والا واجب القتل ہوتا ہے پشاور کے ایک دوست تھے حافظ محمد ان کا نام تھا بڑے مخلص احمدی تھے۔ ان کی طبیعت میں یہ مرض تھا۔ کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر کفر سے ورے نہیں ٹھہرتے تھے۔ فرض کرو کوئی شخص تشہد میں اپنے دائیں پاؤں کی انگلیاں سیدھی نہیں رکھتا تو ان کے نزدیک وہ کفر کی حد تک پہونچ جاتا تھا۔ میں نقرس کی وجہ سے کئی سال سے دائیں پاؤں کی انگلیاں تشہد کی حالت میں سیدھی نہیں رکھ سکتا پہلے رکھا کرتا تھا۔ اب ان کا سیدھا رکھنا مشکل ہے۔ اگر حافظ محمد صاحب اب زندہ ہوتے۔ تو غالباً شام تک وہ مجھ پر

کفر کا فتوےٰ

لگا دیتے۔ اس لئے کہ یہ پاؤں کی انگلیاں سیدھی نہیں رکھتے۔ اور ایسا کرنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے۔ پس معلوم ہوا انکا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں اور اگر انکا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں تو انکا قرآن کریم پر بھی ایمان نہیں۔ اور اگر ان کا قرآن کریم پر ایمان نہیں۔ تو ان کا خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں۔

ہم جب چھوٹی عمر کے تھے۔ اس وقت مسجد مبارک کے پاس ایک نالہ تھا۔ یہ نالہ دراصل ایک بڑی نالی تھی۔ جس میں بسا اوقات گھٹنے گھٹنے تک گند بہتا تھا۔ اس نالہ پر ایک بجٹہ ڈالا ہوا تھا۔ جس پر سے لوگ گزرتے تھے۔

مجھے خوب یاد ہے

کہ حافظ محمد صاحب ایک دن اس بجٹہ پر بیٹھے ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہے تھے۔ کہ اے خدا تیرے مسیح کے اردگرد سارے کفار اور فاسق جمع ہوگئے ہیں۔ تو اپنے مسیح کی حفاظت فرما۔ صرف ڈیڑھ مومن یہاں پورا میں اور آدھے مولوی نورالدین باقی سب لوگ فاسق اور کافر ہیں۔ حافظ محمد صاحب۔ مولوی عبدالکریم صاحب کے تو شروع سے مخالف تھے۔ کیونکہ وہ تیز مزاج تھے۔ ویسے حافظ صاحب

نہایت مخلص اور قربانی کرنیوالے

احمدی تھے۔ اور اپنی نیکی کی وجہ سے مشہور تھے۔ ان دنوں اگر کوئی ہندوستانی پولٹیکل ایجنٹ کے عہدے پر پہونچ جاتا تھا۔ تو یہ ایک بہت بڑی ترقی سمجھی جاتی تھی۔ حافظ محمد صاحب بڑے بڑے افسروں اور پولٹیکل ایجنٹ کے مکان پر رات کو چلے جاتے تھے۔ اور کہتے تھے میں نے خیال کیا کہ پتہ نہیں۔ میں نے رات کو

مرجاتا ہے۔ یا زندہ رہتا ہے۔ اس لئے میں آپ کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کی طرف توجہ دلادوں سو سب لوگ ان کی طبیعت سے واقف تھے۔ اس لئے اکثر جھٹ ٹال دیتے تھے کہ اس وقت طبیعت خراب ہے۔ یا ضروری کام ہے۔ آپ کل صبح تشریف لائیں۔ پس

قرآن کریم کی تعلیم کے ماتحت

سب سے پہلے شکایت کرنے والا کا یہ کرنا پڑتا ہے کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے کیونکہ خلیفہ کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ ہر شکایت کرنے والے کی شکایت سُنے۔ اور اس کی تحقیقات کرتا پھرے۔ شکایت کرنے والے کا درجہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آیا وہ ایسا آدمی تو نہیں۔ جو روزانہ دوسروں پر بدظنی کرتا ہے۔ اور ہم اس کی باتوں پر اعتبار نہیں کر سکتے۔ ربوہ میں اس قسم کے پچاس ساٹھ آدمی ہوں گے۔ اگر ان سب کی شکایات کی روزانہ تحقیق کی جائے۔ تو ان کے لئے پچاس خلیفے ہونے چاہئیں۔ تا وہ روزانہ لکھتے رہیں کہ فلاں فلاں میں یہ یہ خرابی ہے۔ فلاں میں یہ خبث ہے۔ فلاں نے یہ کام کیا ہے۔ اور وہ اس کی تحقیقات کرتے رہیں۔ اگر اس قسم کے پچاس آدمی ربوہ میں موجود ہیں۔ تو پچاس ہی خلیفے چاہئیں۔ اور اگر بیرونی جماعتوں کو ملا کر جماعت میں ایک ہزار ایسے آدمی ہوں۔ تو ایک ہزار خلیفے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ان لوگوں کی طبائع تیز ہوتی ہیں۔ اور ان کو کبھی بھی سکون اور اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔

پس تحقیقات میں

پہلی روک

تو یہ ہے۔ کہ لکھنے والے نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا یا تو میری غلطی ہے کہ اس نے اصل نام لکھا ہے لیکن میں سمجھ نہیں سکا۔ اور اگر اس نے اصل نام نہیں لکھا۔ جیسا کہ میں نے خیال کیا ہے۔ کیونکہ ہم نے اس قسم کا نام ابھی تک نہیں سنا۔ تو لکھنے والے کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کا یہ فعل قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ پہلے شکایت کرنے والے کی تحقیق کرو۔ خلیفہ اور امام جماعت کو اور بہت سے اہم کام کرنے ہوتے ہیں۔ اگر ہر جگہ سے اس قسم کی چٹھیاں آتی رہیں۔ تو جماعت کا بیڑا غرق ہو جائے۔ لازماً جو شخص خلیفہ ہوگا۔ یا امیر ہوگا۔ اُسے جماعت کے کام کرنے ہوں گے۔ اور بسا اوقات اُسے انفرادی کاموں کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور جب افراد

لاکھوں کی تعداد میں

ہو جائیں۔ تو پھر اُسے انتخاب کرنا ہوگا۔ اور یہ انتخاب دو طرح سے ہوگا۔ اول معاملہ اہم ہے اور اس کا ثبوت واضح ہے۔ یا وہ شخص اہم ہے۔ اور اس کی بات رد نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ بڑا محتاط ہے۔ راستباز ہے۔ مخلص ہے۔ اگر وہ کسی کی شکایت کرتا ہے۔ تو لازماً اس کی تحقیق کرنا ہوگی۔ اگر یقین ہو جائے۔ کہ شکایت کرنے والا غلطی نہیں کرتا۔ تو پھر اس معاملہ کی تحقیق کرنا ہوگی۔ کیونکہ کوئی فرد یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ چونکہ میں یوں کہہ رہا ہوں۔ اس لئے یوں ہی سمجھنا چاہیئے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دفعہ نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ سے کوئی غلطی ہو گئی۔ حضرت علیؓ بھی مقتدیوں میں شامل تھے۔ آپ نے لقمہ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ناراض ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ تمہیں کس نے کہا ہے کہ لقمہ دو۔ اس ناپسندیدگی کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ تمہارے ذمہ اور بڑے بڑے کام ہیں۔ ان چھوٹے کاموں کو اوروں کے لئے رہنے دو اور یہ بھی کہ یہ کام ان قاریوں کا ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سیکھتے تھے۔ بہرحال یہ کام ان کے لئے رہنے دیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر شکایت کرنے والا کوئی بڑا آدمی ہو۔ تو میں اُسے کہوں۔ کہ تم ان باتوں کو کسی اور کے لئے چھوڑ دو۔ اور اپنے اصل کام کی طرف متوجہ رہو۔ پس پہلی چیز تو یہی ہے کہ لکھنے والے نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے اُس کی حیثیت اور درجہ کا علم نہیں ہو سکتا۔

دوسری بات

یہ ہے کہ اُس نے ناظر صاحب امور عامہ۔ اور ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور لجنہ اماء اللہ کے بعض عیوب بیان کئے ہیں۔ اور پھر میرے پہریداروں کے بعض عیوب کو بیان کیا ہے۔ اور یہ کہا ہے۔ کہ فلاں فلاں میں یہ عیب ہے۔ یعنی ایک طرف تو وہ ان لوگوں کی شکایت کر رہا ہے کہ وہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف کام کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی مسلمان قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف کوئی حرکت نہیں کرتا۔ تو وہ کوئی عیب نہیں کرتا۔ اور دوسری طرف ایسی شکایت کرنے میں وہ خود قرآن کریم کے خلاف جاتا ہے۔ کہ اُس نے شکایت اور اس کے ثبوت کی جو شرائط مقرر کی ہیں۔ وہ خود ان کو توڑ دیتا ہے۔

ایک دفعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ام المومنین رضؓ کو ساتھ لیکر اسٹیشن پر پھر رہے تھے۔ ان دنوں پردہ کا مفہوم بہت سخت لیا جاتا تھا۔ اسٹیشن پر ڈولیوں میں عورتیں آتی تھیں پھر ڈبہ تک پردہ کا انتظام کیا جاتا تھا۔ اور جب ڈبے میں بیٹھ جاتی تھیں۔ تو کھڑکیاں بند کر دی جاتی تھیں یہ پردہ تکلیف دینے والا تھا اور اسلام کی تعلیم کے خلاف تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے تھے۔ حضرت ام المومنینؓ برقعہ پہن لیتی تھیں اور سیر کے لئے باہر چلی جاتی تھیں۔ اس دن بھی حضرت ام المومنینؓ نے برقعہ پہنا ہوا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو ساتھ لئے پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے

مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی طبیعت

تیز تھی۔ آپ نے جب دیکھا۔ تو کہا بڑا غضب ہو گیا ہے کل کو اشتہارات اور ٹریکٹ نکل آئیں گے کہ مرزا صاحب پلیٹ فارم پر اپنی بیوی کو ساتھ لئے پھر رہے تھے۔ ان میں خود تو اتنی جرأت نہیں تھی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس طرف توجہ دلاتے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے پاس گئے۔ اور کہا مولوی صاحب غضب ہو گیا کل اخباروں میں شور پڑ جائیگا۔ اشتہارات اور ٹریکٹ نکل آئینگے کہ مرزا صاحب پلیٹ فارم پر اپنی بیوی کو ساتھ لے کر پھر رہے تھے۔ اور اگر ایسا ہوا تو بہت خرابی ہوگی آپ حضور اسکو واسطے حضرت صاحب کو سمجھائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ

نے فرمایا کہ آخر اس میں کونسی برائی ہے۔ گاڑی میں طبیعت گھبرا جاتی ہے۔ اگر حضرت صاحب اپنی بیوی کو ساتھ لے کر باہر ٹہل رہے ہیں تو اس میں کونسا حرج ہے میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آتی۔ آپ کو اگر یہ بات بُری لگتی ہے۔ تو خود جائیے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ بات کہہ دیجئے۔ میں تو نہیں جاؤں گا۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ میں خود جاتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹہلتے ٹہلتے پہنچ دور جا چکے تھے۔ مولوی صاحب وہاں گئے۔ واپس آئے۔ تو گردن جھکائی ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فرماتے ہیں کہ مجھے شوق پیدا ہوا۔ کہ پوچھوں کیا جواب ملا ہے۔ چنانچہ میں نے دریافت کیا۔ مولوی صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا فرمایا ہے۔ مولوی صاحبؓ نے کہا۔ میں نے جب کہا حضور آپ کیا کر رہے ہیں۔ کل اخبارات شور مچادیں گے۔ کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کے ساتھ اسٹیشن پر پھر رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ آخر وہ کیا کہیں گے۔ یہی کہیں گے نا۔ کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کو ساتھ لئے ہوئے پھر رہے تھے۔ مولوی صاحب شرمندہ ہو کر واپس آگئے واقعی

بات یہی تھی حضرت اُمّ المومنینؓ

نے پردہ کیا ہوا تھا۔ اور پھر میاں بیوی کا اکٹھے پھرنا قابل اعتراض بھی تو نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی بیویوں کے ساتھ پھرتے تھے۔ ایک دفعہ لشکر کے سامنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہؓ دوڑے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہار گئے۔ اور حضرت عائشہؓ جیت گئیں۔ دوسری دفعہ پھر دوڑے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیت گئے۔ اور حضرت عائشہؓ ہار گئیں۔ کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جسم کچھ موٹا ہو گیا تھا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشہ تلك بتلك عائشہ اس ہار کے بدلہ میں یہ ہار ہو گئی۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ پھرنا معیوب خیال نہیں فرماتے تھے۔ اور جس بات کی اجازت اسلام نے دی ہے۔ اس کو عیب نہیں کہا جا سکتا پس اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر اعتراض کرتا ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے نزدیک وہ شخص اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کرتا لیکن

شکایت کرنے والے نے

اپنے خط میں لکھا ہے۔ کہ فلاں چھوٹے درجہ کا ہے۔ فلاں کمینہ ہے۔ اور بعض الزامات ایسے لگائے ہیں جس کے متعلق شریعت نے گواہ طلب کئے ہیں۔ اور گواہ بھی ننگی رویت کے طلب کئے ہیں۔ یعنی شریعت اس کے متعلق یہ کہتی ہے کہ ننگی رویت کے چار گواہ ہوں۔ گو وہ شخص شکایت کرنے میں حق پر ہے ورنہ نہیں لیکن عجب بات یہ ہے۔ کہ دین کی غیرت ایسے شخص کو پیدا ہوتی ہے۔ جو خود قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف عمل کرتا ہے۔ اور دوسروں پر ایسے الزامات لگاتا ہے جن سے قرآن کریم نے منع فرمایا ہے۔ اور نہ صرف منع فرمایا ہے۔ بلکہ ان پر حد مقرر کی ہے کہ ایسا کہنے والے کو ۸۰ کوڑے لگاؤ۔ گویا شریعت نے اس بارہ میں جو اتنا شدید حکم دیا ہے۔ وہ اُسے توڑتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں شخص

قرآنی تعلیم کے خلاف

چلتا ہے۔ حالانکہ وہ خود قرآنی تعلیم کے خلاف چل رہا ہوتا ہے۔ اب دیکھو اس شکایت کرنے والے کی حیثیت کیا ہوئی؟ پہلے تو اُس نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ پھر جو ثبوت ضروری ہیں۔ وہ پیش نہیں کئے۔ شریعت کے قواعد سے نہ تو میں آزاد ہوں۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آزاد ہیں۔ اور نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آزاد ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود شریعت کے قواعد پر چلنے کے لئے مجبور تھے۔ پس اس شخص نے بعض ایسے اعتراضات کئے ہیں۔ جن پر شریعت حد لگاتی ہے۔ اور شریعت نے ان کے لئے گواہی کا جو طریق مقرر کیا ہے۔ اس طریق پر چلنا ضروری ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے کہ فلاں نے قرآن کریم کا فلاں حکم توڑا ہے اُسے سزا دو۔ لیکن مجھے کچھ نہ کہو۔ مجھے

بچپن کا ایک لطیفہ

یاد ہے۔ اس وقت میں نے اس سے بہت مزا اٹھایا تھا اور اب بھی وہ مجھے یاد آتا ہے۔ تو ہنسی آجاتی ہے پانچویں یا چھٹی جماعت میں میں پڑھتا تھا ہمارے اُستاد نے یہ طریق مقرر کیا ہوا تھا۔ کہ اُن کے سوال کا جواب جو طالب علم وقت مقررہ میں دیدے۔ وہ اوپر کے نمبر پر آجائے گا ہم کھڑے تھے۔ اُستاد نے سوال کیا۔ ایک لڑکے نے اس کا جواب دیا۔ دوسرے نے ہاتھ بڑھا کر کہا۔ ماسٹر جی یہ جواب غلط ہے۔ ماسٹر صاحب نے پہلے لڑکے سے کہا تم نیچے آجاؤ۔ اور دوسرے کو کہا تم اوپر چلے جاؤ۔ نیچے آتے ہوئے اس لڑکے نے جو پہلے اوپر کے نمبر پر تھا کہا۔ کہ مولوی صاحب اس نے میری غلطی نکالتے ہوئے غلط لفظ کو غلط کہا ہے جو غلط ہے۔ اس اُستاد نے پھر اُسے سابق جگہ پر کھڑا کر دیا اور دوسرے لڑکے کو پھر نیچے گرا دیا یہی حالت بعض معترضوں کی ہوتی ہے۔ وہ دوسرے پر غلط یا صحیح اعتراض کرتے ہیں لیکن اعتراض کا طریقہ مجرمانہ اختیار کرتے ہیں اور اس طرح اُس کو سزا دلاتے دلاتے خود سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں اور پھر شور مچاتے ہیں کہ مجرم کو کوئی نہیں پکڑتا جو توجہ دلاتا ہے اُسے سزا دیتے ہیں حالانکہ سزا دینے والے کیا کریں۔ وہ بھی تو شریعت کے غلام ہیں۔

اگر تم قرآن کریم کی حکومت کو قائم کرنا چاہتے ہو تو اپنے پر بھی خدا تعالیٰ کی حکومت کو قائم کرو۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ دوسروں پر تو خدا تعالیٰ کی حکومت قائم ہو۔ اور تم پر خدا تعالیٰ کی حکومت قائم نہ ہو۔ تو یہ درست بات نہیں میں شکایت کرنے والے سے کہتا ہوں۔ ایاز قدرِ خود شناس۔ تمہاری حیثیت ہی کیا ہے۔

تم تو اپنا نام بھی چھپاتے ہو اور جب تم اپنا نام چھپاتے ہو تو دنیا تمہاری بات کیوں مانے۔ خدا تعالیٰ مالک ہے وہ سب کا آقا ہے۔ سب کی پیدائش اور موت اس کے اختیار میں ہے وہ سب کو رزق دیتا ہے۔ سب پر اس کا احسان ہے اس کی بات تو مانی جائے گی تمہاری بات کیوں مانی جائے۔ تم اگر چاہتے ہو کہ دوسروں کو

شریعت کے احکام

کے مطابق سزا دی جائے تو تم اقرار کرتے ہو کہ تمہیں بھی شریعت کے احکام کے ماتحت سزا دی جائے۔ پھر جب تم دوسروں پر الزام لگاتے ہو اور اس کا جائز اور شرعی ثبوت نہیں دیتے تو کیوں نہ تم کو سزا دی جائے۔ باقی اگر کوئی کہے کہ تم میری بات مان لو تو یہ درست بات نہیں۔ شریعت کے مطابق جو گواہ اور ثبوت ضروری ہیں وہ مہیا کرنے بہرحال ضروری ہیں
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ

دو جھگڑنے والے

آئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ میں تم میں سے ایک فریق کو قسم دوں۔ اس پر الزام لگانے والے نے کہا۔ اگر آپؐ نے قسم دی اور اس پر فیصلہ دیدیا تو یہ مقدمہ جیت گیا۔ یہ تو سو جھوٹی قسمیں بھی کھا سکتا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ نے کہا ہے میں مانوں گا تمہاری بات نہیں مانوں گا۔ اگر یہ جھوٹی قسم کھائے گا تو خدا تعالیٰ اسے خود سزا دے گا۔ پس بعض لوگ تیز طبع ہوتے ہیں۔ ان میں جوش ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کہہ دیتے ہیں چونکہ ہم نے یوں کہا ہے اس لئے یہ درست ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں وہ لوگ راست باز ہیں یا خدا تعالیٰ راست باز ہے؟ سیدھی بات ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کہے گا وہی ہوگا۔ اگر اس کے مقابلہ میں کروڑوں لوگ ایک بات کہیں تو اس پر عمل نہیں ہوگا۔

خدا تعالیٰ کہتا ہے

دو گواہ لاؤ۔ تو دو گواہ لئے جائیں گے۔ اگر ایک گواہ ہو چاہے وہ بہت بڑا آدمی ہو تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگر خدا تعالیٰ کہتا ہے چار گواہ لاؤ تو چار گواہ ہی لئے جائیں گے۔ اگر تم تین بادشاہ بھی لے آؤ تو ان کی گواہی پر اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ پھر خدا تعالیٰ نے گواہی کا جو طریق مقرر کیا ہے۔ اس طریق پر گواہی لی جائے گی۔ یہ کہہ دینا کہ فلاں کمینہ ہے۔ فلاں ذلیل ہے محض بیہودہ بات ہے اسلام میں کوئی کمینہ اور ذلیل نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ جب خلیفہ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ جب تک ایک طاقتور کو اس کا حق نہ مل جائے۔ اور جب تک ایک ضعیف کو اس کا حق نہ مل جائے میں اس کے لئے لڑونگا اور اس وقت تک لڑوں گا جب تک کہ

انصاف قائم نہ ہو جائے

اگر ایک معزز شخص چور کی حیثیت میں عدالت میں پیش ہوتا ہے تو اس کی وہی حیثیت ہوگی جو بظاہر ایک کمینہ شخص کی ہوگی۔ اسی طرح اگر ایک امیر شخص کسی کو تھپڑ مارے تو اسلام میں اس کی وہی حیثیت ہوگی جو اس قسم کا جرم کرنے والے ایک غریب آدمی کی ہوگی جبلہ بن ایہم ایک امیر شخص تھا جو اپنے علاقہ کا بادشاہ تھا وہ مسلمان ہو گیا اور حج کے لئے مکہ آیا وہ رستہ میں ایک مجلس میں بیٹھ گیا۔ عربوں میں رواج تھا کہ جتنا تہہ بند کسی کا لٹک رہا ہو وہ اتنا ہی معزز سمجھا جاتا تھا۔ جیسے ہمارے علاقہ میں زمیندار لوگ تہہ بند لٹکا لیتے ہیں اسی طرح عرب لوگ بھی تہہ بند لمبا رکھتے تھے

جبلہ بن ایہم

جب اس مجلس میں بیٹھا تو پاس سے گذرنے والے ایک غریب آدمی کا پاؤں اس کے تہہ بند کے کنارے پر جا پڑا۔ جبلہ اپنے آپ کو بادشاہ تصور کرتا تھا اس نے اس کو اپنی ہتک خیال کیا اور اس شخص کو غصہ میں آکر تھپڑ مار دیا۔ وہ غریب آدمی تھا خاموش ہو گیا اور شاید وہ اس لئے خاموش رہا کہ اس نے خیال کیا کہ یہ شخص نیا نیا مسلمان ہوا ہے چلو خاموش رہو۔ لیکن جبلہ کا شاید وہ تھپڑ مارنے کے بعد بھی پورا نہ ہوا۔ وہ غصہ میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ حضرت عمرؓ کو یہ واقعہ پہنچ چکا تھا لیکن آپ کو تفصیل کا علم نہیں تھا جبلہ نے کہا۔ عمرؓ آپ کے لوگوں میں تہذیب بھی نہیں یہ لوگ شائستہ نہیں۔ انہیں شائستگی سکھاؤ۔ میں بڑا آدمی ہوں۔ بادشاہ ہوں۔ ایک گنوار شخص نے میرے تہہ بند پر اپنا پاؤں رکھ دیا ہے۔ آپ فرمانے لگے جبلہ تم نے اس پر سختی تو نہیں کی۔ جبلہ نے کہا میں نے اسے صرف ایک تھپڑ مارا ہے اور اصل سزا کی شکایت کرنے آپ کے پاس آیا ہوں

حضرت عمرؓ نے فرمایا

خدا کی قسم اگر تم نے اس شخص کو تھپڑ مارا ہے تو میں ساری مجلس کے سامنے تمہیں تھپڑ ماروں گا جبلہ کوئی بہانہ بنا کر وہاں سے نکل گیا اور واپس جا کر دوبارہ عیسائی ہو گیا۔ پس اسلام میں کوئی کمینہ نہیں سوائے اس شخص کے جو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظام کا خیال نہیں رکھتا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظام کا احترام رکھتا ہے وہ کمینہ نہیں۔ کوئی شخص جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جوا اپنی گردن سے نہیں اتارتا غریب نہیں۔ ہاں جو آپؐ کی اطاعت کا جوا اتار دیتا ہے وہ یقیناً غریب ہے جو شخص کسی کو اسکی غربت یا اس کے خاندان کے کسی نقص کی وجہ سے کمینہ کہتا ہے وہ خود کمینہ ہے۔ جو شخص

کسی پر اتہام

لگاتا ہے خواہ وہ چوڑھا ہی کیوں نہ ہو وہ خود مجرم ہے اور اس سزا کا مستحق ہے جو قرآن کریم نے اس جرم کی مقرر کی ہے۔ تم اچھی طرح کان کھول کر سن لو کہ اگر تم میں سے کوئی بے نام کی رپورٹ کرتا ہے تو قرآن کریم کہتا ہے وہ رپورٹ نہیں سننی چاہیئے۔ قرآن کریم کہتا ہے اذا جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا۔ تم پہلے دیکھ لو کہ خبر لانے والا فاسق ہے یا مومن۔ پھر دیکھو وہ خبر اہم ہے یا غیر اہم۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں خبر کا لفظ نہیں لکھا "نبأ" کہا ہے۔ اور "نبأ" کسی اہم خبر کو کہتے ہیں۔ پس دوسری بات یہ دیکھی جائے گی کہ وہ خبر اہم ہے یا غیر اہم۔ کیونکہ خلیفہ یا اس کے مقرر کردہ افسران اور امراء کے پاس اتنا وقت نہیں کہ

اس قسم کی شکایات

کی تحقیق میں [illegible] سے ضائع کریں۔ کسی نے کہہ دیا کہ فلاں شخص کے ٹخنہ سے کپڑا اٹھا ہوا تھا۔ خلیفہ کا کیا کام ہے کہ وہ لوگوں کے ٹخنے دیکھتا پھرے۔ دوسرے لوگ اسے خود سمجھا لیں گے۔ پس پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ شکایت کرنے والا ہے کون؟ اور جب وہ نام ظاہر نہیں کرتا تو اس کی تحقیق نہیں ہو سکتی۔ اور دوسرے یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ خبر اہم ہو۔ اگر یہ دونوں باتیں ثابت ہو جائیں تو قرآن کریم کہتا ہے تم اس بات کی تحقیق کرو اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ وہ بات سچ ہے تو اس کے خلاف کارروائی کرو۔

ہم قرآن کریم کا حکم چلانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اس لئے تم بھی کوئی قدم اصلاح کا اٹھاؤ۔ تو وہی قدم اٹھاؤ جو قرآن کریم کے مطابق ہو۔ ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ تم کوئی غلطی دیکھو جس کا ثبوت مہیا نہ ہو سکے تو خلیفہ اس کے متعلق کچھ نہیں کر سکتا۔ جس طرح خدا تعالیٰ میرے سامنے آتا ہے تمہارے سامنے بھی آتا ہے۔ تم راتوں کو اٹھو اور

خدا تعالیٰ سے کہو

کہ وہ جماعت سے اس عیب کو دور کرے۔ گمنام خطوط لکھنا اس کا علاج نہیں۔ اگر میں ان خطوط پر غور کروں تو میں بھی مجرم ہو جاؤں گا۔ جب کوئی شخص کہتا ہے کہ فلاں نے یہ جرم کیا ہے اور اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تو وہ بھی مجرم ہے اور پھر اگر وہ معاملہ میرے سامنے آتا ہے اور میں اس پر غور کرتا ہوں تو میں بھی مجرم ہوں۔ گویا تین جرم ہوئے۔ اگر تین کی بجائے ایک جرم رہنے دیا جاتا تو بہتر تھا۔ کہتے ہیں کہ کوئی تین آدمی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور اس نے السلام علیکم کہا۔ اس پر ایک شخص نے کہا وعلیکم السلام جب اس نے وعلیکم السلام کہا تو دوسرے نے کہا نماز میں بولا نہیں کرتے تمہاری نماز ٹوٹ گئی۔ اس پر امام نے کہا الحمد للہ! میں تو نہیں بولا۔ گویا تینوں مجرم بن گئے۔ یہی بات یہاں ہوتی ہے۔

فرض کرو

ایک شخص نے چوری کی ہے۔ قرآن کریم اس جرم کو جائز قرار نہیں دیتا۔ اب اگر کوئی دوسرا شخص اس معاملہ کو میرے سامنے لاتا ہے۔ اور کسی کو مجرم قرار دے دیتا ہے اور اس کا کوئی ثبوت نہیں دیتا تو وہ بھی مجرم ہے۔ اور اگر میں بلا ثبوت اس کے خلاف تحقیق شروع کر دیتا ہوں تو میں بھی مجرم ہوں پس یہ جرم کو بڑھانے والی بات ہے اصلاح کی نہیں۔ تم وہ اصلاح پیش کرو جو قرآن کریم کے مطابق ہو۔ ورنہ راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ ان عیوب کو جماعت سے دور کر دے۔ کیونکہ ان عیوب کا یہی علاج ہے۔ گمنام خطوط لکھنے کا کچھ فائدہ نہیں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا

گلاب بی بی صاحبہ

عرف پٹھانی میرپور خاص میں فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ میں بہت تھوڑے دوست شامل ہوئے۔ مرحومہ کی خواہش تھی کہ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں

غلام قادر صاحب

محمود آباد چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم موصی تھے ان کی بھی خواہش تھی کہ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں

ہمشیرہ صاحبہ مولوی نظام الدین

صاحب احمد نگر کالا کیمپ ضلع جہلم میں وفات پا گئی ہیں وہاں جماعت کے بہت تھوڑے افراد ہیں جو جنازہ میں شامل ہوئے۔

فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ میر عنایت علی صاحب لدھیانوی رضؓ حیدر آباد سندھ میں وفات پا گئی ہیں۔ حیدر آباد اور کوٹری کے بہت تھوڑے احمدی احباب جنازہ میں شامل ہوئے۔ مرحومہ نہایت مخلص خاتون تھیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنہ ۱۹[illegible] میں بیعت کی۔ لیکن درحقیقت ان کا تعلق احمدیت سے بہت پرانا تھا۔ ان کے خاوند میر عنایت علی صاحب لدھیانوی رضؓ ان چالیس آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے لدھیانہ کے مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلے دن بیعت کی۔ ان کی بیوی بھی درحقیقت اسی دن سے احمدیت سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کی طبیعت تیز تھی۔ میر عنایت علی صاحب رضؓ کی طبیعت نرم تھی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہؓ میں سے تھے۔ بہت دعائیں کرنے والے اور مستجاب الدعوات تھے۔ میاں بیوی کا اختلاف ہو جاتا تھا تو اکثر یہ میر صاحب کو ایک طعنہ دیتی تھیں جو نہایت پر لطف ہے۔ بات یہ ہوئی کہ بیعت کرنے والوں کی ترتیب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائی تھی اس کے لحاظ سے میر صاحب کی بیعت غالباً ساتویں نمبر پر تھی۔ لیکن میر صاحب اپنے ایک رشتہ دار یا دوست خواجہ علی صاحب کو جو پرانے بزرگوں میں سے ایک ہیں بلانے چلے گئے۔ انہیں ڈھونڈنے میں دیر لگ گئی۔ اس وجہ سے ان کی بیعت بجائے ساتویں نمبر کے غالباً ۷۳ ویں نمبر پر ہوئی۔ تو جب بھی میاں بیوی کی لڑائی ہوتی بیوی خاوند کو ہمیشہ یہ طعنہ دیتی تھیں کہ تمہاری حیثیت تو یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کیلئے تمہیں ساتواں نمبر ملا تھا۔ لیکن تم اپنی بیوقوفی کی وجہ سے ۷۳ ویں نمبر پر پہنچے۔ پس مرحومہ درحقیقت پرانا تعلق رکھنے والی خاتون تھی۔ ظاہری بیعت گو دیر سے کی ہو۔

سید محمد اشرف صاحب

ریٹائرڈ کلرک بھی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم موصی تھے

اس لئے کراچی میں بطور امانت دفن کئے گئے۔ ان کی طبیعت بھی تیز تھی۔ اور قریبًا سب احمدی دوست انہیں جانتے ہیں۔ ان کی عادت تھی۔ کہ وہ ہر جگہ بول پڑتے تھے۔ اطلاع دینے والے نے تحریر کیا ہے۔ کہ وہ پرانے احمدی تھے۔ مگر یہ درست نہیں۔ وہ پرانے احمدی نہیں تھے۔ لیکن اپنے اخلاق کی وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی اس رنگ میں گذاری۔ کہ پرانے احمدی بن گئے۔ ان کے بھائی ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ان سے پہلے کے احمدی تھے۔ اور سید محمد اشرف صاحب ان دنوں سخت مخالف تھے۔

مجھے یاد ہے

۱۹۰۵ء میں میری آنکھوں میں ککرے پڑے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے علاج کے لئے لاہور بھجوا دیا۔ جہاں میرے کئی اپریشن ہوئے۔ میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دنوں وہاں ہاؤس سرجن تھے۔ میر صاحب کو رہنے کے لئے جو جگہ ملی تھی، اس کے ساتھ ایک نوکر خانہ تھا۔ اس نوکر خانہ میں ایک آدمی آتا جاتا تھا۔ شام کو آتا اور صبح کو چلا جاتا تھا۔ میں نے میر صاحب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ یہ شخص کون ہے۔ تو انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ ان کا نام غلام دستگیر ہے۔ ڈاکٹری میں پڑھتے ہیں۔ یہاں رہتے ہیں۔ اور یہیں کھانا پکاتے ہیں۔ ان کے بھائی سخت مخالف ہیں۔ اس لئے انہیں دقت ہے۔ پس اصل میں ڈاکٹر صاحب ان سے پہلے احمدی تھے۔ ہاں جب یہ احمدی ہوئے۔ تو ان میں اتنا جوش پیدا ہو گیا۔ کہ

ہر مجلس اور ہر کام میں حصہ

لیتے تھے۔ اس لئے لوگ انہیں پرانا احمدی سمجھنے لگے۔ چند دن ہوئے۔ ربوہ میں زمین لینے کے خیال سے آئے تھے۔ میں نے کہا۔ کہ اب زمین ختم ہو گئی ہے۔ ہاں اگر اور زمین خریدی گئی۔ تو آپ کو مل سکے گی۔ اس پر وہ واپس چلے گئے اور چند ہفتوں کے بعد ان کی وفات کی خبر اچانک ملی۔

میاں عبد الرحمٰن صاحب چک ۲۰۳ جھنڈو گدام سندھ میں فوت ہو گئے ہیں۔ جنازہ میں بہت کم احمدی دوست شریک ہوئے۔

والدہ صاحبہ جمعدار محمد افضل خاں صاحب وفات پا گئی ہیں۔ بہت تھوڑے احمدی دوست جنازہ میں شریک ہوئے۔

چودھری محمد عبد اللہ صاحب لائل پوری درویش قادیان

وفات پا گئے ہیں۔ یہ موصی تھے اور اپنی ساری جائیداد خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر چکے تھے۔ پھر اپنی زندگی وقف کر کے قادیان چلے گئے۔ یہ پہلے قادیان میں نہیں رہتے تھے۔ فساد کے بعد قادیان گئے۔ مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری قاضی سلسلہ کے بڑے بھائی تھے۔

میر مرید احمد صاحب تالپور سندھ

حال میں ان کی وفات کی خبر آئی ہے۔ بہت کم لوگ جنازہ میں شریک ہوئے۔ میر صاحب ریاست خیرپور کے شاہی خاندان میں سے تھے۔ طالب علمی کی حالت میں قادیان رہے۔ اور شاید وہیں سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اور بعد میں ان کی شادی ہوئی۔ احمدی ہو جانے کی وجہ سے اپنے خاندان سے بہت تکالیف اٹھائیں۔ ریاست خیرپور میں فارسٹ آفیسر تھے۔ نواب صاحب خیرپور کی والدہ نے انہیں میرے پاس بھیجا۔ کہ باپ کے بعد میرے بیٹے کا نواب ہونے کا حق ہے۔ لیکن باپ بیٹے پر خفا ہے۔ آپ دعا کریں کہ میرا بیٹا نواب ہو جائے۔ میں نے کہا اچھا میں دعا کروں گا۔ لیکن وہی بیٹا جب نواب بنا۔ تو اس نے انہیں ڈسمس کر دیا۔ آپ موصی تھے۔ اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ ان کی اولاد بھی مخلص احمدی ہے۔

میں نماز جمعہ کے بعد ان سب کا جنازہ پڑھاؤنگا

دو درویشوں کیلئے دعاء کی درخواست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

قادیان سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کسی نقص کی وجہ سے مولوی برکت علی صاحب درویش کے پیٹ میں سخت درد رہتی ہے۔ وہ کچھ عرصہ سے قادیان میں زیر علاج رہے ہیں۔ مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اس لئے اب ان کو امرتسر بغرض علاج بھجوایا گیا ہے۔

دوسرے میاں مولا بخش صاحب باورچی درویش بھی ہرنیا کے اپریشن کے لئے امرتسر گئے ہیں۔ ہر دو مخلص درویشوں کی صحتیابی و مکمل شفا کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۵/۱۰/۵۲

اطلاع

حضرت مولنا راجیکی صاحب چھ ماہ کے لئے کھاریاں ضلع گجرات متعین ہوئے ہیں۔ اس لئے احباب آئندہ انہیں معرفت چودھری فضل الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات یاد فرمایا کریں۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۸ راکتوبر ۱۹۵۲ء

جرم حق گوئی

جناب "ماہر القادری" صاحب مشہور شاعر ہیں۔ اب آپ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور آج کل ماہنامہ "فاران" کراچی سے نکال رہے ہیں۔ "فاران" ستمبر ۱۹۵۲ء میں آپ نے ایک طویل مقالہ شائع فرمایا ہے۔ جس میں آپ نے مولنا عبد الماجد صاحب دریا بادی سے ہفت روزہ "صدق" کے مدیر پر محض اس لئے سخت ناراضی کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ آپ کے خیال میں مولانا موصوف "قادیانیت" کی حمایت کرتے ہیں۔ یعنی چونکہ مولنا موصوف بعض متعصب مسلمان کہلانے والے علماء سے جو احمدیوں کو خارج از اسلام اور مرتد قرار دے کر پاکستان میں اقلیت قرار دلانے کے لئے زور لگا رہے ہیں۔ اختلاف رکھتے ہیں۔ اس لئے جناب ماہر القادری صاحب کی دانست میں وہ گردن زدنی ہیں۔

خود جناب "ماہر القادری" کے مقالہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ احمدیت کے متعلق ایک قطعی رائے قائم کر چکے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان کے اسی مقالہ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے کبھی "احمدیہ" لٹریچر کے مطالعہ کی تکلیف نہیں فرمائی۔ ان کی یہ رائے یا تو محض تقلیدی ہے۔ اور یا ان کنٹری بیوٹ حوالوں پر مبنی ہے۔ جو انہوں نے مخالفین احمدیت کے لٹریچر میں دیکھے ہیں۔ چونکہ آپ شاعر ہیں۔ اور زیادہ تر شعر و شاعری کے شغل ہی میں مصروف رہتے ہیں۔ اس لئے ہمیں کوئی تعجب نہیں۔ کہ آپ بے حد جذباتی واقع ہوئے ہیں۔ اور آپ کی رائے اپکی انتہا پسندی کا نتیجہ ہے۔ جو شاعرانہ ذہنیت کا خاصہ ہے۔

انتہا پسندی کی حد یہ ہے۔ کہ آپ نے احمدیت کے متعلق غلط معلومات کی بنا پر جو غلط رائے بنائی ہوئی ہے۔ صرف خود ہی اس پر قائم نہیں رہنا چاہتے بلکہ دھمکیوں سے مولانا دریا بادی کو بھی اپنی رائے پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ اور برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ مولانا موصوف اپنی رائے آزادی سے ظاہر کر سکیں۔ چنانچہ آپ کا یہ مقالہ کیا ہے۔ گالیوں کا ایک مسلسل قصیدہ ہے۔ جو مولانا موصوف کی شان میں فرمایا گیا ہے۔ محض اس لئے کہ انہوں نے احمدیت کے متعلق بلا ٹوک رائے کا اظہار فرما دیا ہے۔ جس سے جناب "ماہر القادری" کو سخت اختلاف ہے۔

جو متعصبانہ رائے جناب ماہر القادری صاحب نے احمدیت کے متعلق بنا رکھی ہے۔ اس کے متعلق ہم ان سے عرض کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے جن بنیادوں پر اپنی رائے قائم کی ہوئی ہے۔ وہ سراسر غلط ہیں۔ کسی جماعت کے متعلق رائے قائم کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ کہ جماعت کے مخالفین کا لٹریچر پڑھ لیا۔ اگر کوئی شخص کہے۔ کہ قرآن کریم نعوذ باللہ برائیاں سکھاتا ہے۔ اور قرآن کریم کی آیت پڑھ کر اس کی وہ تشریح پیش کرے۔ جو سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں کی ہے۔ تو آپ ایسے شخص کے متعلق کیا کہیں گے؟ جو کچھ آپ فرمائیں گے۔ وہی ہم آپ سے عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ کے مقالہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدیت کی حقیقت سے آپ اسی طرح ناآشنا ہیں۔ جس طرح ایک دو روز کا بچہ آپ کی شاعری سے۔

اگر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ہی کتاب سرسری نگاہ سے بھی پڑھی ہوتی۔ تو آپ کبھی نہ کہتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (نعوذ باللہ) سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے "حریف" ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا ہے۔ اس سے نصف بھی آج تک کسی نے نہیں کہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات نبوت اور ختم المرسلینی کا جو نظارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں آپ کو نظر آئیگا۔ وہ آپ کو کہیں اور نہیں نظر آ سکے گا۔ اور یقینًا آپ محسوس کریں گے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صرف احمدی ہی حقیقی طور پر خاتم النبیین مانتے ہیں۔ غور فرمایئے۔ مخالفین احمدیت کیوں لوگوں کو احمدیہ لٹریچر پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات ان تمام اتہامات کی بین تردید کرتی ہیں۔ جو مخالفین ان پر لگاتے ہیں۔

باقی جو کچھ آپ نے مولانا دریا بادی کی شان میں کہا ہے۔ وہ ہر لحاظ سے نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ یہ ہم اس لئے نہیں کہتے۔ کہ وہ بقول آپ کے "قادیانیت" کی حمایت کرتے ہیں۔ اصولاً وہ احمدیت کے مخالف ہیں۔ اور شاید آپ سے بھی بڑھ کر۔ مگر جس طرح آپ "احمدیت" کو ڈنڈے کے زور مٹانا چاہتے ہیں۔ ہر صحیح العقل اس کو کافروں کا طریق سمجھتا ہے۔ کسی راستباز نے "ڈنڈے" کا طریق اختیار نہیں کیا۔ قرآن کریم کا حرف حرف اس پر گواہ ہے۔ کہ کافر ہی یہ کہا کرتے ہیں۔

لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم

یعنی ہم تمہیں ضرور سنگسار کریں گے۔ اور ہماری طرف سے تم کو ضرور دردناک عذاب پہنچیگا

برادرم قرآن کریم کا مطالعہ مودودی صاحب کی تصنیفات از قسم "الجہاد فی الاسلام" کی اشتراکی سرخ عینک اتار کر کریں۔ تو آپ کو صاف صاف نظر آئیگا۔ کہ اسلامی نظام کا اولین اصول ہے۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔

یعنی دین میں کوئی جبر نہیں۔ ہدایت گمراہی سے ممیز ہو چکی ہے۔

شذرات

قبروں کو سلامی

"زمیندار" کی خبر ہے کہ احراریوں نے مولانا اختر علی خاں کے اعزاز میں گولوں کی سلامی پیش کی۔ (زمیندار ۱۵ر ستمبر ۱۹۵۲ء)

احراری سلامی پیش کرنے کے لئے بے حد مشتاق ہیں۔ اور ان کے ہاں اس بارہ میں مردہ یا زندہ کی بھی کوئی تمیز نہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال انہوں نے یوم تشکر کے موقعہ پر چوہدری افضل حق کو بھی سلامی دی۔ "آزاد" کی رپورٹ ہے:۔

"۱۳ر مئی مزنگ میں مفکر احرار چوہدری افضل حق کی تربت کو سلامی دی گئی"

(آزاد ۵ر جون ۱۹۵۱ء)

اور چونکہ مفکر اسلام نے ۱۹۲۸ء میں نہرو رپورٹ پر دستخط کرنے کا فخر بھی حاصل کیا تھا۔ اور مسلمانوں کو نہرو اور گاندھی کی ابدی غلامی میں رہنے کا مقدس درس بھی دیا تھا۔ اس لئے سلامی دیتے وقت مسلمانوں کو بتایا گیا کہ

"افضل حق انسانیت کا مجدد، شرف کا سچا محافظ۔ غلامی و محکومی کا دشمن اور قرآنی تعلیمات کا شیدائی تھا"

(آزاد افضل حق نمبر صنا)

کیا احرار بتائیں گے کہ یہ گولے جو مولانا اختر علی کی سلامی کے لئے چلائے گئے تھے بارود کے تھے یا گوبر کے؟ اگر بارود کے تھے تو یہ جنیوٹ کے اسی تاجر سے لئے گئے تھے۔ جس سے "مرزائیوں" نے بارود لیا تھا یا کسی اور دوکان سے؟

ایک نیا علمی نکتہ

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت موسےٰ و حضرت ہارونؑ دونوں کو ایک ہی قوم کی طرف نبی بنا کر مبعوث فرمایا:۔

پھر حدیث سے ثابت ہے کہ مسیح موعود باوجود نبی اللہ ہونے کے امت محمدیہ میں سے ہوں گے اور آپ کی جاعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جاعت ہی شمار ہوگی۔

یہ وہ حقائق ہیں جن سے کسی مسلمان کو انکار نہیں مگر احراری لیڈروں کا فرمان ہے۔

"ایک قوم کا ہمیشہ ایک نبی ہوتا ہے اور جب کوئی دوسرا نبی پیدا ہو جائے تو قوم بھی دوسری بن جاتی ہے"

(زمیندار ۱۵ر ستمبر ۱۹۵۲ء)

اس علمی نکتہ کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کا خدا اور اس کا آخری نبی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ مگر احراریوں کو صحیح علم حاصل ہے۔

احراری اپنی اس "امتیازی شان" پر جس قدر فخر کریں بجا ہے۔ اور انہیں چاہیئے **پاکستانی دستور سے خدا کے قرآن و رسول اسلام کو خارج کر دیا جائے۔ جو ایسی فحش غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔**

مرزائیوں کا بائیکاٹ کرو

زمیندار (۱۵ر ستمبر ۱۹۵۲ء) لکھتا ہے۔

"ان کی زندگی کا ہر طرح مکمل بائیکاٹ ہو۔ اور اگر آپ یہ فیصلہ کر دیں تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ مرزائی ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم ہو جائیں گے"

مسلمانان پاکستان کے بقیہ مطالبات پر کوئی اعتراض وارد ہو جائے تو الگ بات ہے۔ مگر کوئی "معقول" آدمی "مرزائیوں" کے سوشل بائیکاٹ کی تجویز سے متفق ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور اس کی وجہ؟۔ وجہ یہ ہے کہ خود ان لوگوں نے مسلمانوں کا مدت سے بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ آخر کسے معلوم نہیں کہ ۱۹۲۷ء میں جبکہ مسلمان ہندو کے ہاتھوں تباہ ہو رہا تھا۔ ان کے موجودہ امام نے مسلمانوں کی "مصیبت" میں اضافہ کرنے کے لئے دو تجاویز پیش کی تھیں۔

"اول مسلمان تجارت کی طرف توجہ دیں۔ اور ہر شہر اور ہر قصبہ میں اپنی دوکانیں کھولیں۔ اور حتی الوسع صرف مسلمان دوکانداروں سے سودا خریدیں

دوم۔ جن باتوں میں ہندو لوگ مسلمانوں سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ انہیں ناپاک سمجھتے ہوئے استعمال میں نہیں لاتے ان میں مسلمان بھی چھوت چھات کریں تا کہ ان میں بے غیرتی کا جذبہ پیدا نہ ہو۔ اور ان کی تجارت کو بھی اس ذریعہ سے فروغ حاصل ہو جائے"

اور پھر غضب یہ ہے کہ جب مسلمانوں نے اس تجویز سے ہزاروں جگہوں پر دوکانیں نکالیں اور لاکھوں روپیہ کمایا۔ مگر پھر ہندو کے پاس جانا شروع کر دیا۔ تو زخم خوردہ مسلمانوں پر نمک پاشی کرنے کے لئے یہاں تک کہہ دیا گیا کہ:۔

"میں اپنے بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ اب جو وہ ان کی مدد سے دریغ کر رہے ہیں۔ اور ان کی دوکانوں کو چھوڑ کر دوسری دوکانوں پر جا رہے ہیں۔ اس کا اثر قوم کے اخلاق پر کیا پڑے گا۔ اور آئندہ نسلیں اس سے کیا سبق حاصل کریں گی"

(مسلمانان ہند کے امتحان کا وقت صفحہ ۱۲ مرقومہ ۱۹۲۷ء)

للہ بتایئے کیا مسلمان اب بھی مرزائیوں کے سوشل بائیکاٹ میں حق بجانب نہیں؟

اکھنڈ ہندوستان کے خواب

"ممکن ہے کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا ہوں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد دور ہو جائے"

"بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے"

یہ دونوں عبارتیں حضرت امام جاعت احمدیہ کی نہیں۔ اور جیسا کہ منیر احمد صاحب وینس نے الفضل (۵ر اپریل ۱۹۴۷ء) میں ان کی اشاعت کے ساتھ صاف تشریح کر دی ہے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ حضور کے الفاظ ہیں بلکہ حضور نے جو ارشادات فرمائے ان کا محض "اپنے الفاظ میں" پیش کرتا ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ الفاظ بھی منیر صاحب کے ہیں اور مفہوم بھی ان کا ہے

ذیل میں ہم حضرت امام جاعت احمدیہ کے اصل الفاظ درج کرتے ہیں جو الفضل ۱۲ر اپریل ۱۹۴۷ء میں شائع شدہ ہیں اور ان میں اکھنڈ ہندوستان وغیرہ الفاظ کا نام و نشان نہیں۔ حضور نے ۴ر اپریل ۱۹۴۷ء (قبل از پاکستان) فرمایا۔

"ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہم ان سب اقوام کو اکٹھا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ بعض احمدی مجھے کہتے ہیں کہ غیر احمدیوں نے ہم پر ظلم کئے مگر میں ہمیشہ ان کو یہی جواب دیتا ہوں۔ یہ تو بتاؤ کہ ہماری جاعت کے اندر ہندوؤں میں سے زیادہ لوگ آئے ہیں یا مسلمانوں میں سے وہ ظلم بھی کرتے ہیں مگر آتے بھی وہی ہیں"

"یہ سب حالات بتاتے ہیں کہ ہمارے اور ان کے درمیان ایک قدرتی اتحاد ہے۔ اور ہم جسم کے ٹکڑوں کی طرح ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ان سے جدا ہونے کے معنے یہ ہیں کہ پھلدار درخت کو کاٹ کر رکھ دیا جائے"

پھر ہندو مسلم قوم کے عدم اتحاد کی صورت میں اپنی مستقل پالیسی یہ بتائی

ہم پہلے تو یہی کوشش کرینگے کہ ہندوستان میں ایک جہتی پیدا ہو جائے۔ ورنہ ہم مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔ خدا تعالےٰ ہمیں ضرور بچائے گا اور اس طرح دوسرے مسلمان بھی ہماری وجہ سے بچ جائیں گے۔

اس ارشاد کے ڈیڑھ ماہ بعد آپ نے کھلے لفظوں میں اعلان فرما دیا کہ ہندوستانی اقوام کو اکٹھا کرنے کی سب کوششیں بیکار ہو چکی ہیں۔ اور ہم پاکستان کی پوری طرح تائید کرتے ہیں اور اگر ہمیں پھانسی بھی دے دیا جائے۔ تو ہم اس نعرہ حق کو بلند کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔

اور اب جاعت احمدیہ اپنے امام کی مستقل پالیسی کے مطابق پاکستان کے استحکام میں مصروف ہے۔ مگر وہ لوگ جو پہلے بھی پاکستان کو پلیدستان کہتے تھے اور آج بھی کہہ رہے ہیں۔ پہلے بھی مسلم لیگ کو انگریز کا خود کاشتہ پودہ سمجھتے تھے اور آج بھی یہی سمجھتے ہیں۔ اپنے صدر (حبیب الرحمٰن لدھیانوی) کو بھارت کا آلہ کار بنا کر خود تو اکھنڈ ہندوستان کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ مگر بدنام جاعت احمدیہ کو کر رہے ہیں۔

وزیر خارجہ کے نام پر شہید ملت کی رسوائی

سردار شوکت حیات نے فرمایا ہے:۔

"کشمیر حاصل کرانے کے لئے کئی مواقع آئے مگر ان میں سے کسی ایک سے بھی فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ آخر کار جب کشمیر کا فیصلہ ہو رہا تھا۔ تو ظفر اللہ نے لندن میں بیٹھے لڑائی بند کرا دی اور اسے یہ معلوم نہ تھا کہ کشمیر کی موجودہ پوزیشن کیا ہے" (آزاد ۱۷ر ستمبر ۱۹۵۲ء)

سردار صاحب کا کمال دیکھئے کہ کس صفائی سے وزیر خارجہ کے نام پر شہید ملت کو بدنام اور رسوا کر رہے ہیں۔ کیونکہ ایک بچہ بھی جانتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ ہیں وزیر دفاع نہیں اور لڑائی بند کرنے یا شروع کرنے کے معاملات وزارت دفاع کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ وزارت خارجہ سے تعلق نہیں رکھتے۔

آپ کا دوسرا کمال یہ ہے کہ چوہدری صاحب یکم جنوری ۱۹۴۹ء یعنی لڑائی کے بند ہونے کے دن کراچی میں موجود تھے۔ اور اس دن آپ نے کشمیر کے متعلق پریس کانفرنس بھی بلائی تھی۔ مگر "سردار جی" بتا رہے ہیں کہ چوہدری صاحب کا جسم لنڈن میں تھا۔ اور روح کانفرنس سے خطاب کر رہی تھی۔

درخواستہائے دُعاء

— میرے بہنوئی چودھری نصیر احمد صاحب آف نصرت آباد اسٹیٹ سندھ گردوں میں سوزش اور پتھری کے باعث کراچی میں سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ بشریٰ بیگم اہلیہ مولوی تاج الدین صاحب قاضی سلسلہ احمدیہ ربوہ حال ملتان

— خاکسار کی بیوی عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ کھانسی، بخار اور سر درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ مظفر حسین واقف زندگی احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ

— میرے دو بچے رشید احمد، منور احمد بیمار ہیں۔ عموماً صحت کمزور رہتی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حکیم فقیر احمد احمدی انچارج گورنمنٹ امدادی ڈسپنسری حال شاہ پور نوشہرہ (سندھ)

— میرے والد محترم حکیم محمد ابراہیم صاحب آف اٹھوال حال سنجر چانگ نواب شاہ آباد اسٹیٹ سندھ قریباً ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نصیر احمد آف اٹھوال احمدیہ حال سنجر چانگ سندھ

— میرے بھائی شیخ عنایت اللہ صاحب آف کوٹ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز میرے دوست مرزا عطاء الٰہی صاحب بھی ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار منظفر احمد ربوہ

اعلان نکاح

مکرمی محمود احمد صاحب سعید حیدر آبادی ولد محمد عثمان صاحب کا نکاح مسعودہ بیگم صاحبہ بنت سراج الدین صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض تین صد روپیہ مہر جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء بعد نماز عصر مسجد ربوہ میں پڑھایا

تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے۔

نذیر احمد بشیر حیدر آبادی متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔ (مینجر الفضل)

میں روپیہ کیوں اور کیسے بچاتی ہوں؟

ایک خانہ دار بیوی سے سنیئے

بات دلچسپ ہے آپ بھی سنیئے۔ پہلے مجھے کفایت شعاری آتی ہی نہ تھی۔ بلکہ روپیہ بچانا بالکل ناممکن معلوم ہوتا تھا، کیونکہ ہماری آمدنی ہمارے ضروری خرچ ہی کے لئے پوری نہ پڑتی۔ دراصل میں "ضروری خرچ" کا مطلب غلط سمجھتی تھی، کیونکہ جب آپ کے پاس پہلے ہی ڈھیروں بیل فیتے موجود ہوں تو ایک نئی بیل خریدنا کوئی ضروری خرچ نہیں۔ جب میری ہمسائی نے مجھ سے بچت کے سرٹیفکیٹ کا ذکر کیا تو میں سمجھی وہ مجھے چلا رہی ہیں۔ مگر اب میں خود بھی کہتی ہوں کہ سچ مچ یہ سرٹیفکیٹ ہر گھر کے لئے ایک نعمت ہیں۔ میں تھوڑی بہت ریزگاری روز بچا لیتی ہوں۔ اس کا بچانا محسوس بھی نہیں ہوتا۔ پھر جہاں پانچ روپے جمع ہوئے اور میں نے ایک سرٹیفکیٹ خرید لیا۔ فالتو روپے کو پر لگ جاتے ہیں۔ مگر میری بچت محفوظ ہی نہیں بلکہ بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے یہ خوشی بھی ہے کہ یہ سب روپیہ ملک کی بھلائی اور ترقی کے کاموں میں لگ رہا ہے۔

سیونگز سرٹیفکیٹس کی تفصیلات

۱۔ دس روپیہ والے بارہ سالہ سرٹیفکیٹ کی قیمت میعاد ختم ہونے تک پندرہ روپیہ ہو جاتی ہے یعنی اس پر ۴½ فی صدی منافع ملتا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹ اٹھارہ ماہ بعد اور پانچ روپیہ والے سرٹیفکیٹ بارہ ماہ بعد بھنائے جا سکتے ہیں۔ ہر چھ سالہ دس روپیہ والے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کی قیمت میعاد ختم ہونے تک بارہ روپیہ دس آنے ہو جاتی ہے یعنی اس پر ۳ فی صدی منافع ملتا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹ ۱۲ ماہ بعد بھنائے جا سکتے ہیں۔

۲۔ حکومت سرمایہ اور نفع کی ذمہ دار ہے۔

۳۔ منافع پر انکم ٹیکس نہیں لگایا جاتا۔

۴۔ یہ تمام ڈاک خانوں سیونگز بیورو اور مقررہ ایجنٹوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سیونگز سرٹیفکیٹس خریدیئے

بچت کی عادت ڈالیئے

پاکستان
سیونگز سرٹیفکیٹس اور
ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس

یونائیٹڈ

ڈی اے پی ۴۰

خدمتِ دین کے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے

(۱) یاد رکھو: "خدمت دین کے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے نسلیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدمت دین کیلئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کو زمانہ نہیں مٹا سکتا۔ اور نہ ہی اس ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہوتا ہے"

(۲) اگر "تم نے دیانتداری سے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ تو اے مردو! اور عورتو!! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا جانتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن۔ اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو۔"

تحریک جدید کا ہر وہ جانباز اور بہادر سپاہی جو خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے اپنی خوشی و مرضی سے اپنا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کر چکا ہے وہ اپنے اپنے وعدہ کا محاسبہ کرے۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے اس سال میں تھوڑا سا وقفہ ہے اور سال ختم ہونے کے قریب آ گیا ہے۔ اس کا وعدہ قبل اس کے سال ختم ہو سو فیصدی پورا ہونا چاہیئے بلکہ ہر وعدہ کرنے والے کو اب بوجہ سب سے آخر میں ادا کرنے کے سبب اپنے وعدہ سے بھی اضافہ کر کے ادا کرنا چاہیئے تا آخر میں دینے کے سبب کچھ تلافی بھی ہو جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

امریکہ اور دیگر مغربی ممالک تیسری جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں!

روس کے نائب وزیر اعظم کی تقریر

ماسکو ۶ اکتوبر: سوویٹ روس کے نائب وزیر اعظم جارج میلن کاف نے امریکہ پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ ایک نئی عالمگیر جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اور سوویٹ روس پر حملہ کرنے کے لئے مصر، شام۔ ایران اور روس کی سرحدوں سے قریب ملکوں میں جنگی اڈے بنا رہا ہے۔ اور اسی مقصد کے لئے مغربی جرمنی اور جاپان کو دوبارہ مسلح کر رہا ہے ——— جارج میلن کاف روس کی کمیونسٹ پارٹی کے انیسویں سالانہ اجلاس میں افتتاحی تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا۔ کہ امریکہ کے حکمرانوں نے امن کو تباہ کرنے اور طاقت کے ذریعہ عالمگیر غلبہ و تسلط حاصل کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔

مارشل سٹالن کے بعد روس کی کمیونسٹ پارٹی میں پچاس سالہ میلن کاف کو سب سے زیادہ اثر و اقتدار حاصل ہے۔ اور اکثر لوگوں کا خیال ہے۔ کہ سٹالن کے جانشین وہی ہوں گے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ۱۹۳۹ء میں پارٹی کی پہلی کانفرنس کے بعد سے اب تک ملکی اور بین الاقوامی حالات و تغیرات پر تبصرہ کیا ۱۹۲۵ء کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ پارٹی کانفرنس میں خود مارشل سٹالن نے افتتاحی تقریر نہیں پڑھی۔

پنجاب میں پارلیمنٹری سیکرٹریوں میں اضافہ

لاہور ۶ اکتوبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب میں عنقریب مزید دو پارلیمنٹری سیکرٹریوں کا تقرر ہونے والا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ان ہونے والے پارلیمنٹری سیکرٹریوں میں ایک پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی خاتون رکن ہوں گی۔

کانگرس کے نئے عہدہ دار

نئی دہلی ۶ اکتوبر: کانگرس کے صدر پنڈت جواہر لال نہرو نے مرکزی کابینہ کے دو اراکین لال بہادر شاستری اور رفیع احمد قدوائی کو اور ایس این اگروال اور پربھا شاسینی مہتہ کو کانگرس کی مجلس عاملہ کے رکن نامزد کئے ہیں۔ بلونت رائے مہتہ کو کانگرس سیکرٹری منتخب کیا گیا ہے۔

شاہ ایران نے ڈاکٹر مصدق کے اقدامات کی تعریف کی

تہران ۶ اکتوبر: شاہ ایران نے سینیٹ کے تیسرے اجلاس کے آغاز کے موقعہ پر ایک تقریر کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ڈاکٹر مصدق نے تیل کی صنعت کو قومیانے اور ایران کے حقوق کے لئے جو کوششیں کی ہیں۔ ان کی میں قدر کرتا ہوں۔ سیاسی مبصروں کا کہنا ہے۔ کہ اس اعلان کا مقصد یہ تھا۔ کہ شاہ اور وزیر اعظم میں اختلافات کی جو افواہیں گرم ہیں۔ ان کی روک تھام کی جائے۔

شاہ نے مزید کہا۔ کہ بین الاقوامی عدالت نے تیل کے مقدمے میں جو منصفانہ فیصلہ دیا ہے۔ اس نے یہ گنجائش پیدا کر دی ہے۔ کہ دنیا کی چھوٹی قومیں عدالت کی ایمانداری اور منصف مزاجی پر تکیہ کریں۔

ڈاکٹر مصدق اور شاہ موصوف میں اختلاف کی افواہیں گرم ہیں۔ ایک افواہ یہ تھی۔ کہ شاہ نے دھمکی دی ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق نے اگر چرچل ٹرومین تجاویز کو قبول نہ کیا۔ تو میں تخت سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان افواہوں پر شاہ ایران نے یہ جواب دیا۔ کہ مجھے اس بات نے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ کہ مجھے برطانیہ کا پٹھو ثابت کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

———

۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء سے تا اطلاع ثانی کھلا رہے گا۔ اس سلسلہ میں دوسری تفصیلات سٹیٹ بنک آف پاکستان نیشنل بنک آف پاکستان کی شاخوں۔ پاکستان کے دوسرے شیڈولڈ بنکوں اور سرکاری خزانوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

کپاس کی فیس میں تخفیف

لاہور ۶ اکتوبر: حکومت پنجاب نے یکم فروری ۱۹۵۲ء سے کپاس کی فیس ایک روپیہ فی من سے گھٹا کر چار آنہ فی من کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ بارہ آنے فی من یکم فروری ۱۹۵۲ء سے لینے بند کر دیئے تھے۔ اور اب وہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ آئندہ فیس ۴ آنہ فی من کے حساب سے واجب الادا ہو گی۔

نحاس پاشا کے حق میں نوجوانوں کا مظاہرہ

قاہرہ ۶ اکتوبر: آج جب وفد پارٹی کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا۔ کہ وہ مصطفیٰ نحاس کو نظر انداز کر کے اپنے آپ کو رجسٹر کرائے گی۔ پارٹی کے نوجوان حامیوں نے نحاس پاشا کے حق میں مظاہرہ کیا۔

یہ نوجوان نحاس پاشا کو مخاطب کر کے نعرے لگا رہے تھے کہ ہم آپ کو نہیں چھوڑیں گے۔

وزیر خارجہ امریکہ کی طرف سے امریکی رویہ کی حمایت

واشنگٹن ۶ اکتوبر: ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن نے ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں تیل کے جھگڑے کے سلسلے میں امریکہ کے رویہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور صدر ٹرومین کی طرف سے اس بات پر مایوسی ظاہر کی گئی ہے۔ کہ وزیر اعظم ایران نے ۳۰ اگست ۱۹۵۲ء والی تجاویز کو ناقابل قبول پایا۔

یہ اعلان کرتے ہوئے کہ ایران کے وزیر اعظم نے صدر ٹرومین کی تجاویز کے بنیادی نکات کو صریحاً غلط سمجھا ہے امریکی یادداشت میں ان کی نئے سرے سے توضیح کی گئی ہے۔

ڈاکٹر مصدق کے نام مسٹر ایڈن کے مراسلہ پر برطانوی پریس کی طرف سے تبصرہ

لندن ۷ اکتوبر۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" کے اداریہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ سفارتی مراسلات کی تاریخ میں ڈاکٹر مصدق کے نام مسٹر ایڈن کا مراسلہ اپنے اختصار کے باعث بہت نمایاں ہے۔ ڈاکٹر مصدق کے الزامات کا جواب ۲۰۰ سے کم الفاظ میں دیدیا گیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ یہ محسوس کر لینا چاہیئے کہ اپنے ملک کو مالی تباہی سے بچانے کے لئے وہ جو کوشش کر رہے ہیں۔ وہ ملک کو تباہی کی طرف لئے جا رہی ہے۔ مگر وہ ابھی حالت کو روکنے کے لئے کچھ کر بھی نہیں سکتے۔

ٹائمز نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ یہ برطانوی مراسلہ اعتدال پسندی کا مظہر ہے۔ ایران جیسے کمزور ملک میں کوئی بھی ایسی آواز نہیں۔ جو اعتدال پسند ہو۔ اس ملک کی حکومت مجبور ہے کہ عوام کے جذبات بھڑکائے اور طرح طرح کے مطالبات کے ذریعے لوگوں کو ابھارتی رہے۔ موجودہ حالات کے تحت غیر رسمی نجی بات چیت سے ہر مسئلہ طے ہو سکتا ہے مگر پھر بھی یہ امر مشکوک ہے "فائینل" ٹائمز رقمطراز ہے کہ ایران اب یہ الزام نہیں لگا سکتا کہ برطانیہ نے تیل کی قومی ملکیت کو تسلیم نہیں کیا۔ اور نہ ہی اہل مغرب میں یہ پروپیگنڈا کیا جا سکتا ہے کہ ۱۹۳۳ء کے معاہدے کی تجدید کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ایران کے عوام کو برطانوی جواب کی روشنی میں اب جان لینا چاہیئے کہ اینگلو امریکی تجاویز میں تیل خریدنے کی اجارہ داری یا انتظام کرنے کی ذمہ داری کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اور یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ اینگلو امریکی تجاویز مصالحت کا واحد ذریعہ نہیں دوسرے طریقے بھی اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ (اسٹار)

بمباری کے دوران میں خوراک بہم پہنچانے کا مسئلہ

لندن ۶ اکتوبر۔ برطانوی وزارت خوراک کی طرف سے ایک خاتون ماہر کو امریکہ بھیجا جا رہا ہے جو امریکیوں کو ان انتظامات سے روشناس کرائیگی جو ایٹمی حملوں کے پیش نظر یہاں کی آبادی کو خوراک پہنچانے کے سلسلے میں کئے گئے ہیں۔ آپ وزارت خوراک کی اسسٹنٹ سکرٹری ہیں

بم زدہ علاقوں میں سرعت کے ساتھ اشیائے خوردنی پہنچانے کی غرض سے ۱۱ قافلے تیار کئے گئے ہیں۔ اور دوران جنگ میں ان کی تعداد دگنی کر دی جائے گی۔ مقامی کونسلوں نے فوراً کھانا پہنچانے کے لئے ۱۲۰۰۰ مراکز قائم کئے ہیں۔ ان کے علاوہ ... ۱۰۰۰ کے لئے بھی خوراک اور رہائش کا بندوبست فوراً کیا جا سکے گا۔ (اسٹار)

سوڈان کو مصر کے ساتھ ملا دیا جائے

لندن ۶ اکتوبر۔ سوڈان کی اشیغہ پارٹی کے سیکرٹری یہاں اس غرض سے آئے ہیں کہ مصر سوڈان کو ملانے کے مطالبہ پر زور دیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ عبدالرحمٰن المہدی کے اس دعوے کو جھٹلا دینگے کہ وہ تمام اہل سوڈان کے نمائندہ ہیں۔ انہیں امید ہے کہ وہ بھی مہدی کی طرح وزیر خارجہ مسٹر ایڈن سے گفت و شنید کریں گے۔ (اسٹار)

حکومت پاکستان دو قرضے جاری کریگی

کراچی ۶ اکتوبر۔ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی مرکزی حکومت نے دو قرضے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ رقم صنعتی اور زراعتی ترقی کے منصوبوں پر صرف کی جائے گی۔ ان میں سے ایک قرضہ ۳/۴ ۲ فی صدی کا ہو گا جو ۱۹۵۶ء کے لئے ہو گا۔ اور دوسرا قرضہ ۳ فی صدی کا ہو گا جو ۱۹۶۹ء کے لئے ہو گا۔ پہلا قرضہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو کھلے گا۔ اور ایک دن کھلا رہے گا۔ دوسرا قرضہ ۲۲

جاپان میں برطانوی طیارے فروخت کرنیکی مہم

لندن ۷ اکتوبر۔ برطانیہ کے طیارہ ساز جاپان میں بھی یہ اشیاء فروخت کرنے کی مہم شروع کر رہے ہیں جاپان کے ایک وفد نے فارن برو میں گذشتہ ماہ برطانوی طیارہ سازوں کی منعقد کردہ نمائش دیکھی تھی اب وہ ملک میں طیارہ سازی کے کارخانوں کا دورہ کرنیوالا ہے امید ہے کہ جاپان ایئرلائنز اور بین الاقوامی ورلڈ ایئر ویز کے ہاتھوں بہت سے طیارے فروخت کئے جا سکینگے یہ دونوں کمپنیاں عنقریب بحرالکاہل کے علاقہ میں کام شروع کرنیوالی ہیں۔ (اسٹار)